السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

زید نے اپنی مملوک اراضی ایک شخص کواجارہ دیا کہ بعد وفات زید کے وہ شخص تاحیات اپنی اس اراضی پر قابض و دخیل ہوگا اور بعد اجارہ کے زید نے اس زمین کو بیع کردیا اور قبالہ بیع میں یہ لکھا کہ تاحیات اس شخص مستاجر کے اراضی مبیعہ قبضہ میں اسی کے رہے گی اور مشتری صرف اجری (جو محض اقل قلیل ہے) پائے گا پس اس قسم کا اجارہ صحیح اورنافذ ہوگا یا نہیں ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

صورت میں مندرجہ سوال ہذا گو بظاہر صورت اجارہ ہے مگر درحقیقت وصیت بالاجارہ ہے لیکن جب زید موصی (وصیت کنندہ) اس اراضی کو جس کے اجارہ کی وصیت کی تھی بیع کردیا تو یہ فعل زید کا وصیت مذکورہ سے رجوع ہوگیا یعنی زید موصی نے اس فعل سے وصیت مذکورہ کو فسخ کردیا اور موصی کو ایسا کرنا یعنی وصیت سے رجوع کرنا جائز ہے اور وصیت مذکورہ فسخ ہوگئی تو نافذ نہ ہوگی صورت مندرجہ سوال اس لیے از قلیل وصیت ہے کہ وصیت اس کا نام ہے کہ ایک شخص کو کسی چیز کا اس طرح پر مالک کردے کہ وہ تملیک اس مالک کنندہ کی موت کی طرف مضاف ہو۔ یعنی وہ دوسرا شخص اس چیز کا مالک بعد موت مالک کنندہ کے ہو۔ صورت ہذا میں زید نے ایسا ہی کیا کہ اس دوسرے شخص کو اپنی اراضی مملوکہ کے منافع کا بعد اپنی وفات کے مالک بنایا۔

(ہی تملیک مضاف الی ما بعد الموت" (دیکھو: تنویر الابصار متن درمختار حھایہ 45/5"

(وہ تملیک ہے کو (مالک کنندہ کی) موت کے بعد کی طرف مضاف ہے)

زید کا اراضی مزکورہ کو بعد وصیت کے بیع کردینا اس کی وصیت مذکورہ سے رجوع ہوگیا کہ بعد وصیت کے موصی کی ایسی کوئی کاروائی ہے ۔

(وکل تصرف اوجب ذوال ملک الموصی فہو رجوع کما اذا باع العین الموصی بہ ثم اشتراہ" (دیکھو: ھدایہ جلدین اخیرین چھاپہ مصطفائی ص 644"

(ہر ایسا تصرف اور کاروائی جس سے وہ موصی کی ملک سے نکل جائے وہ رجوع تصور ہوگی۔ مثلاً جب وہ موصی بہ کو فروخت کرکے پھر اسے خرید لے) موصی کو وصیت سے رجوع کرنا اس لیے جائز ہے کہ وصیت ایک قسم کا ناتمام تبرع ہے اور ایسے تبرع سے رجوع کرنا جائز ہے۔

(ویجوز للموصی الرجوع عن الوصیة لانہ تبرع لم یتم فجاز الرجوع عنہ" (دیکھو: ھدایہ صفحہ مذکورہ"

(وصیت کنندہ کے لیے وصیت سے رجوع کرنا جائز ہے کیوں کہ یہ غیر مکمل تبرع ہے لہٰذا اس (تبرع) سے رجوع کرنا جائز ہے

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

مجموعہ فتاویٰ عبداللہ غازی پوری

کتاب البیوع، صفحہ: 625

محدث فتویٰ